

## راجہ درگا پرساد مہر سندیلوی کی فارسی تاریخ نگاری

احمد نوید یاسر ازلان حیدر

ایڈیٹر دبیر، دبیر حسن میموریل لائبریری، لکھنؤ یو پی، انڈیا

### **PERSIAN HISTIOGRAPHY OF RAJA DURGA PARSAD MEHAR SANDELVI**

Ahmad Naveed Yasir Azlaan Haider

Editor Dabeer, Dabeer Hasan Memorial Labrary, Lucknow, India

#### **Abstract**

There rose many men of letter in the Sub-continent who opted Persian language for their literary endeavors. The list includes names other than Muslims. Raja Durga Parsad Mehar Sandailvi was such a personality. He was one of the dynamic personalities of the Sub-continent who lived in 19th century. Unfortunately, no proper research work has yet been done on his literary and poetic achievements. He had written both in Urdu and Persian. This article is confined to study his Persian historiography.

**Keywords:** لکھنؤ، دہلی، سندیلہ، فتح پور، غازی الدین حیدر، مولانا ظہور حسن لکھنوی،

بلخ آبا، فارسی



مہر سندیلوی کی تعلیم پانچ سال کی عمر میں مکتب سے ہوئی مگر ابھی مروجہ نصاب کی تحصیل میں مشغول ہی تھے کہ ان کا خاندان کوائف تعطیل و تفرقہ کا شکار ہو گیا۔ اس کے بعد غصب اودھ پھر ۱۸۵۷ء کا انقلاب یکے بعد دیگرے ایسے سانحات ہوئے کہ تعلیم کا سلسلہ برقرار نہ رہ سکا۔ ۱۸۵۷ء کے انقلاب میں مہر کے والد راجہ دھپت رائے نے انگریزوں کا ساتھ دیا جس کے بدلے میں انہیں اپنے علاقے کے ساتھ ساتھ لکھنؤ پور کے کسی رئیس کا ضبط شدہ علاقہ 'سرسوا' بھی مل گیا۔ اس انقلاب کے سرد ہونے کے بعد مہر کی تعلیم کا سلسلہ از سر نو شروع ہوا۔ چودھری محمد امیر اس کام کے لیے معین کیے گئے اور پھر بقول مہر راجہ دھپت رائے خود بڑے صاحب فضل و کمال تھے۔ (۳) لہذا انہوں نے اپنے ولی عہد کی تعلیم میں زبردست دل چسپی لی۔ مہر کو فارسی سے بڑی گہری دل چسپی تھی اور پھر ان کے پاس عجم کے علما، فضلا و شعرا کی آمد و رفت بھی رہتی تھی جس سے ان کے ذوق کو اور جلا ملتی تھی۔

مہر سندیلوی نے جب دیکھا کہ فارسی کی جگہ زبان اردو بڑی تیزی سے لے رہی ہے تو انہوں نے اردو کی طرف توجہ دی اور مولانا ظہور حسن لکھنوی سے تلمذ اختیار کیا ان کی صحبت میں مہر کو شعر گوئی کا مذاق بھی پیدا ہوا اور ان کے اس ذوق کی دلیل ان کی تمام منظوم و منثور تصانیف دے رہی ہیں جو اردو اور فارسی میں ہیں۔ ان کی تصانیف اس طرح ہیں:

گلستان ہند، بوستان ہند، حدیقہ عشرت، مخزن اخلاق، مثنوی مہر تاباں، مثنوی مہر الفت، تاریخ اجداد ہند، چند دل پسند، تاریخ سندیلو، ارتھ بینک، جغرافیہ، اردو و فارسی شاعری، سفر نامہ کلکتہ۔

گلستان ہند

گلستان ہند سرزمین ہند کی بہترین اور مسلسل تاریخ ہے، اس کو مصنف نے چار جلدوں میں منقسم کیا ہے۔ یہ کوئین پریس سندیلو سے ۱۸۹۷ء میں شائع ہو کر منظر پر آئی۔ اس کے بارے میں مصنف کا قول ہے کہ اس نے ایسے حالات قطعات اور تاریخی مثنویوں کا بھی ذکر کیا ہے جو عام طور پر تاریخی کتب میں موجود نہیں۔ جلدوں کی تفصیل اس طرح ہے:

جلد اول: راجھائے ہنود

اس باب کی ابتدا اس طرح ہے: ”جہان جہان جو اہر زوہر حمد و ثنا نثار بارگاہ مالک الملکی

تواند بودک طوائف سلاطین ربا ہزاران ہزار عظمت و اہتمام از افراد بنی آدم برگزیدہ (۴)۔۔۔

اے یافتہ نامہ از نام تو راج شاہان بدرت چو ما بدیشان محتاج  
جائے کہ رسید صدمہ عبرت تو نہ پائے بہ کفش مانند نہ فرق محتاج (۵)  
اس کے بعد ملکہ و کٹوریہ، گورنر جنرل اور دیگر عہدیداران کی مدح سرائی منظوم و منثور کی گئی  
ہے اور اپنی پریس کا نام کوئین پریس ملکہ و کٹوریہ کے نام پر رکھنے کی وجہ بتائی ہے۔ ان تمام تفصیلات کے  
بعد آغاز دنیا کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہندو راجاؤں کا ذکر مثلاً راجہ دچھ، راجہ اگنی دہر، راجگان  
چندر بنسی، راجہ سائنس، راجہ بیاس دیو، پانڈوؤں، ذکر رزم مہا بھارت، خاندان کرشن، راجہ پرچھت،  
راجہ بکرماجیت اور ان کے خاندان کا ذکر کرتے ہوئے راجہ پرتھوی راج چوہان کا ذکر اور پرتھوی راج  
چوہان کی شہاب الدین محمد غوری کی ہار پر اس باب کا اختتام ہوتا ہے۔

جلد دوم

ہندوستان میں اسلام کی آمد عام طور پر محمد بن قاسم سے مانی جاتی ہے مگر مصنف نے اس باب  
میں اس بات کی توضیح پیش کی ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی آمد مہلب بن ابی صفرہ کی لشکر کشی سے ہوئی  
جس کی تفصیل اس طرح ہے:

”آوردہ اندک اول از اہل اسلام درین ملک ہند لشکر کشید مہلب بن ابی صفرہ کہ از امرای  
عرب بود و رعبہ خلافت حضرت عثمانؓ از حواری مرو بہ کابل و زابل آمد و از آنجا بہندوستان رسید و دوازده  
ہزار حواری و غلمان اسیر کرد و کسی مردم را بہ کیش احمدی در آورد و ہوا لیت برگشت (۶)۔۔۔۔“  
اس کے بعد ذکر سلطنت امیر ناصر الدین سبکتگین، اسماعیل، محمود اور اس کے بارہ حملوں کا  
تفصیلی ذکر، امیر محمود، مسعود، امیر مودود، ابو جعفر مسعود، ابو الحسن علی، سلطان عبد الرشید اور اس کے  
خاندان کے تمام حکمرانوں کا ذکر کرتے ہوئے سلاطین غور اور سلطان شہاب الدین غوری اس کے بعد  
مملوک سلاطین پھر خلیجوں کا ذکر کرتے ہوئے، تغلق، لودھی پھر مغلوں میں بہادر شاہ ظفر کے معزول  
ہونے پر اس باب کا اختتام ہوتا ہے۔

## جلد سوم

گلستان ہند کے حصہ میں انگریزوں کی ہندوستان آمدان کے قبضہ اور تصرف کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عظمت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد صاحبان کورنر جنرل کے اذکار کے ضمن میں افغانستان کی جنگ کا بھی حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ملکہ انگلینڈ کوئین وکٹوریہ کی مدح سرائی کے ساتھ اس باب کا اختتام اس شعر پر ہوتا ہے:

المہی تا جہان را نام باشد در جہان باشی  
بدولت کامیاب و کام بخش و کامران باشی (۷)

## جلد چہارم

کتاب کے اس باب میں مصنف نے اپنے خاندان کے مکمل حالات بیان کیے ہیں۔ اس ضمن میں اپنی سوانح عمری بھی پیش کی ہے۔

## بوستان اودھ

یہ اودھ کی عمومی تاریخ ہے جو چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ۱۸۹۲ء میں مطبع دہلیہ احمدی لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ اودھ کی تواریخ میں اسے نمایاں اور منفرد مقام حاصل ہے۔ تصنیف کی ابتدا میں لکھتے ہیں:

نغمہ سرائی مطرب خوش نواے خامہ در بزم و فریب سخن بجد و ثنائے محمودیت کہ بادشاہان آفاق ستان و شاہان عظمت نشان سر بر خط فرمائش نہادہ غبار در گاہش سرمہ چشم عقیدت ساختہ اند و ترانہ منجی عندلیب ہزار داستان زبان در بہارستان معانی بجمت و سپاس معبودیت کہ سلاطین جہانگیر فرماندان با اکیلیں و سریر طیلسان غلامیش بردوش انداختہ خاک آستانش غازہ روے ارادت نمودہ اند۔

کریچی کہ اگر اہر جہتیش بہ کوہر فشانی در آید کشت آرزوے نامر اوان بساعتے سیراب گشتہ رشک افزاے مزہبت عذارمہ جہینان گردو۔ ورجیمی کہ اگر دریاے کرمش بجوش رسد نامہ اعمال سیہ کاران بہ دی شست و شو یافتہ رخسار من رویان شود۔ نظم:

صانع بے عیب ز علت برے نور فزای قمر و مسترے

حجلہ کش جلوہ بکران باغ خاص کن عطر بقصر دماغ  
 نقش طرازے کہ بصنع بدیع راند قلم بر صفحات ربیع (۸)  
 حمد و سپاس ایزدی کے بعد اپنے والد بزرگوار کی مدح سرائی کی ہے، اور اس کے بعد اودھ کی  
 تاریخ تحریر کرنے کی وجہ بیان کی ہے۔ تقسیم ابواب کے ذکر کے بعد دفتر اول کی ابتدا ہوتی ہے۔

دفتر اول: ذکر بادشاہان ہنود

اس دفتر میں اودھ کی ہندو حکومت کے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور اس کو دس  
 قسموں میں بانٹا گیا ہے:

الف: ذکر سلطنت راجہ دسرتھ و ولادت سری رام چندر (۹): باب کے حصہ  
 میں مصنف نے اودھ یعنی اجدوہیا مملکت کی اوصاف، دل نشینی، خوب صورتی، یہاں کے راجگان، اور  
 باشندگان کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اس کے بعد راجہ دسرتھ اور ان کی رائیوں کا ذکر کیا ہے اور راجہ  
 دسرتھ کے یہاں اولاد نہ ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ایک مدت کے بعد منتوں اور مردوں سے ان  
 کے یہاں اولاد پیدا ہوتی ہے جس کا بیان اس طرح دل نشین و دل فریب انداز میں کیا ہے:

”تا بعد مدتے بد بد بہ برکت جگ اسومید اڑیٹن مقدس وصمت و عنفت مآب، عظمت و تقدس  
 قباب، بانوے سرپر دہیا، مستورہ نقاب عز و اعتلا، مجزرہ سراق و دولت، خاتون تجلہ عزت، واسطہ ظہور  
 انوار الہی ذریعہ انکشاف رموز رحمت نامتناہی، ولیہ جہان و جہانیاں، مالکہ زمین زمانیاں، رانی کونسل  
 بتاریخ نیم از بہرہ دوم ماہ چیت کہ انوار رحمت الہی بر ساکنان بحر و بر نزول شرف می نمود و از زمانہ رام طالع  
 سعادت مطالع خویش نازی بیکران بود، فرزندہ گوہر بختیاری، فرزندہ لوئے شہر یاری، مصدر غرائب  
 کرامات، مظہر رموز و نکات مجرم اسرار کوئی الہی، واقف و تائق سفیدی و سیاہی مالک دین و دنیا، وارث  
 تخت نگین ہری رام چندر با اقبال یار، و طالع بیدار قدم از عالم قدس بعالم ظہور گذشتند“۔ (۱۰)

ولادت رام چندر کے بعد پے در پے رانی کیکنی کے یہاں بھرت اور رانی سوتر کے یہاں  
 پچھن اور شتر و دھن کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔ پورے اجدوہیا میں جشن و مسرت کا ماحول برپا ہو جاتا ہے

مصنف جو شاعر بھی ہے اس نے ان اشعار کے ذریعہ اس زمانہ کے جشن نشاط کا عکس کھینچا ہے:

لله احمد از بے جاہ و جلال روزگار      گوہرے مسجد از محیط عدل آمد کنار  
طائرے از آشیان جاہ وجود آمد پدید      کوکی از اوج عز و ناز گردید آشکار  
گلبنی اینگونه بنمودند در دور چمن      لاله زنیگونه نکشود از میان لاله زار (۱۱)

ب:      نکمر آمدن بسوا متمر ز احمد پیش راجہ دسرتھ و بردن رام چندر را  
بجہت دفع دیوان خونخوار و جنگ کردن رام چندر با این جماعت تبه کردار  
و فتح یافتن بر این طائفہ ناہنجار (۱۲): باب میں رام چندر اور ان کے بھائیوں کے بچپن  
کے ذکر کے بعد زہدیشو امتر کا ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے آکر رہہ دسرتھ سے شہزادوں کی مانگ کی تاکہ  
وہ اپنے اور اپنے آشرم کو دیویوں سے بچا سکیں۔ رہہ دسرتھ کے حکم سے رام اور ان کے بھائی وشو امتر کے  
ساتھ جنگل گئے اور وہاں دیویوں سے لڑائی میں انھیں ہرایا۔ اسی ضمن میں رہہ جنگ اور ان کے یہاں  
ہونے والی سیتا کی شادی کی تقریب کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس میں رام چندر کی شادی سیتا کے ساتھ ہوتی  
ہے اور رام اپنی بیوی کے ساتھ دھوم دھام سے اجودھیہ واپس آتے ہیں۔

ث:      نکمر مصلحت کردن راجہ دسرتھ بہ ارکان سلطنت و رباب تخت  
نشینی رام چندر و مقرر شدن ساعت این جشن ارجمند و خبر یافتن کیکنی  
رانی دوم ازین ماجراے پر حسرت و عہد گرفتن از راجہ دسرتھ براے اخراج  
رام چندر و تخت نشینی بھرتھ و گذاشتن رام چندر ملک و مال و روان شدن  
بصحرا بما حال پر اختلال (۱۳): اس حصہ میں اس وقت کا ذکر کیا گیا ہے جب رام چندر کی  
شادی کے بعد رہہ دسرتھ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے رام کو اپنا ولی عہد بنانا چاہتے ہیں اور اس لیے وہ ایک  
عظیم جلسہ بلانے کی فکر میں ہوتے ہیں کہ تبھی ان کی دوسری رانی کیکنی انھیں پہلے کیا گیا ایک وعدہ یاد دلا  
کہ ایسا عہد لیتی ہیں جس میں رام کی جگہ ان کے بیٹے بھرت کو شہنشاہی عطا ہوتی ہے اور رام کو جنگل بھیج  
دیا جاتا ہے۔ رام کے ساتھ ان کی اہلیہ سیتا اور بھائی کچھن بھی چلے جاتے ہیں۔

ذ:      نکمر رحلت کردن راجہ دسرتھ از عالم فنا و آمدن بھرت و شترودھن

از مملکت پنجاب (۱۴): دفتر کے اس حصہ میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رام چندر کے جنگل جانے کے غم میں مہاراجہ دشرتھ کی وفات ہو جاتی ہے اور بھرت اور شترودھن جو اپنے ماںیہال پنجاب گئے ہوئے تھے وہاں سے واپس آتے ہیں اور یہ ماجرا سن کر دنگ رہ جاتے ہیں۔

اسی طرح آگے کی قسمتوں میں رام کے بیٹے کئی پہنچنے، پھمکن کے ذریعہ راون کی بہن سوپ نکھا کے ناک کان کاٹے جانے، مملکت راون کا تذکرہ، اس کا بیٹے کئی آنا اور مارچ کی مدد سے سیتا کو اغوا کر کے لٹکا لے جانا، رام کا بندروں اور بھالو کے لشکر جرار کے ساتھ لٹکا پر حملہ کر کے فتح یاب ہونا، سیتا کا ایودھیا سے اخراج اور غم و اندوہ کے عالم میں صحرائشین ہونا، وایمکی رشی کا سیتا کے پاس آنا اور انھیں اپنے ساتھ اپنی کٹی میں لے جانا وہاں لو اور کش کا پیدا ہونا، جیسے واقعات کو بڑی سادہ اور سلیس زبان میں مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مورخ نے صرف تاریخی واقعات کو ہی رقم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسے سینہ بہ سینہ داستانوں کی آماج گاہ بنانے سے اجتر کیا ہے۔

دفتر دوم: ذکر فرما روایان اودھ (۱۵):

اس باب میں اودھ کے ان فرماں رواؤں کا ذکر کیا گیا ہے جو حکومت دہلی کی طرح سے بحیثیت وزیر منتخب ہوئے تھے۔ باب اول کی طرح ہی اس باب کو بھی کئی اقسام میں منقسم کیا گیا ہے، جس میں نواب برہان الملک نواب سعادت خان بہادر بہادر جنگ کا ذکر، نواب وزیر اہمما لک منصور علی خاں بہادر صفدر جنگ کی حکومت، نواب منصور علی خاں بہادر کا حسب و نسب، محمد علی روہیلہ اور اس کی دارالحکومت اور بریلی و آنولہ کا ذکر، لکھنؤ کے شیخ زادوں اور انفغانوں کی جنگ اور انفغانوں کی فتح کا ذکر، نواب صفدر جنگ کا دہلی سے آکر احمد خان سے جنگ اور مملکت اودھ کو فتح کرنے کا ذکر، عماد الملک غازی الدین خان فیروز جنگ بھائی نواب آصف جاہ صوبہ دار حیدرآباد کا ذکر، نواب جلال الدین حیدر مشہور بہ نواب وزیر اہمما لک شجاع الدولہ بہادر کی حکومت کا ذکر، نواب شجاع الدولہ بہادر کا احمد خان پر بمقام فرخ آباد لشکر کشی کا ذکر، نواب قاسم علی خان ناظم بنگال کا ذکر، نواب وزیر اور جمیعت انگلشیہ کی صلح کے ذکر کے ساتھ نواب آصف الدولہ یحییٰ الدولہ سعادت علی خاں وغیرہ کی حکومتوں اور ان کے عہد کے اہم کارناموں، واقعات، وزرا اور شعرا کا مفصل حال بیان کیا ہے۔



دفتر سوم: بادشاہان اودھ (۱۶)

اس دفتر میں اودھ کے ان حکمرانوں کا ذکر ہے جنہوں نے خود مختار حکومت کی اور بادشاہ کہلائے۔ ان میں سب سے پہلا نام غازی الدین حیدر کا ہے، ان کے بعد نصیر الدین حیدر، محمد علی شاہ، امجد علی شاہ اور پھر واجد علی شاہ وغیرہ کے حالات پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ضمناً اس دور کے مایناز وزراء، علماء، ادبا، شعراء اور فصحا کا نام بھی لیا گیا ہے۔ اس دفتر کا اختتام اس عہد کی بد انتظامی، انگریزوں کی ناراضی اور ان کے غضب پر ہوتا ہے۔

دفتر چہارم: ہنگامہ غدر (۱۷)

اس دفتر میں مصنف نے غضب اودھ اور غدر کے مفصل حالات بیان کرنے کے ساتھ اس عہد کی ابتری پر خاص توجہ دی ہے۔ اس کے بعد اودھ کی انگریز حکومت پھر واجد علی شاہ کی قید و رہائی اور قیام شہارج کے ساتھ کونین و کٹوریہ کا ذکر کیا ہے۔

دفتر پنجم: آغاز نکر نیاگان (۱۸)

مصنف نے اس دفتر میں اپنے خاندان کے مفصل حالات کے ساتھ اپنی سوانح عمری بھی پیش کی ہے۔

دفتر ششم: در نکر سندیلہ (۱۹)

تصنیف کا یہ دفتر سندیلہ کی تاریخی قدامت، وجہ تسمیہ، یہاں کی تعمیرات، خصوصیات، علماء، فضلاء، ادبا، شعراء، درویش اور مجذوبوں کے حالات پر محیط ہے۔

ان دونوں معرکہ آرا تاریخی کتب کے علاوہ مہر سندیلوی نے ”تاریخ اجودھیا“ اور ”تاریخ سندیلہ“ نام کی دو اور تصانیف یا دگار چھوڑی ہیں مگر چونکہ ان دونوں تصانیف کی زبان اردو ہے اور یہ مقالہ مہر سندیلوی کی فارسی تاریخ نگاری کے عنوان سے لکھا گیا ہے لہذا ان دونوں تصانیف کا تفصیلی جائزہ نہیں پیش کیا جا رہا ہے۔

## حواشی

- (۱) حکیم چند نے ایک مرتبہ ایک بڑا ایگہ کر کے لومن سونا برہمنوں کو خیرات کیا تھا تب سے وہ اس لقب سے یاد کئے جانے لگے۔ (ماخوذ تاریخ سندیلہ ص ۱۵۲)
- (۲) چند دل پسند۔ درگا پر سادہر سندیلوی۔ مطبع لول کشور۔ ۱۹۰۳ء۔ ذیلی لوٹ۔ ۲۲-۳
- (۳) ایضا۔ ذیلی لوٹ۔ ۲۶-۲۷
- (۴) گلستانِ ہند۔ جلد اول۔ ص ۲
- (۵) ایضا۔ ص ۳۔ (۶) گلستانِ ہند۔ جلد دوم۔ ص ۲
- (۷) گلستانِ ہند۔ جلد سوم۔ ص ۲
- (۸) بوستانِ اودھ۔ ص ۲
- (۹) ایضا۔ ص ۳
- (۱۰) ایضا۔ ص ۵
- (۱۱) ایضا۔ ص ۶
- (۱۲) ایضا۔ ص ۶
- (۱۳) ایضا۔ ص ۱۰
- (۱۴) ایضا۔ ص ۱۳
- (۱۵) ایضا۔ ص ۳۷
- (۱۶) ایضا۔ ص ۱۱۲
- (۱۷) ایضا۔ ص ۱۲۸
- (۱۸) ایضا۔ ص ۱۹۰
- (۱۹) ایضا۔ ص ۲۵۵

## کتابیات و رسائل

- (۱) اعلام و افکار۔ سبط محمد نقوی۔ نٹا ط پریس، ٹڈہ، فیض آباد۔ ۱۹۸۲ء
- (۲) بوستانِ اودھ۔ کنور درگا پر سادہر۔ کونین پریس سندیلہ۔ ۱۸۹۸ء
- (۳) تاریخ سندیلہ۔ درگا پر سادہر سندیلوی۔ کارونیشن پریس لکھنؤ۔ ۱۹۱۵ء
- (۴) روزنامہ مرقوم آواز۔ لکھنؤ۔ مورخہ۔ ۲۳ دسمبر۔ ۱۹۷۳ء
- (۵) گلستانِ ہند (چاروں جلد)۔ کنور درگا پر سادہر، کونین پریس، سندیلہ، ہردوئی، ۱۸۹۷ء
- (۶) لوابی عہد کے ہندوؤں کا فارسی ادب میں یوگدان۔ ڈاکٹرز نیندر پھادرسر یواستو، می پریس لکھنؤ۔ ۱۹۷۹ء

